یونیکیم لیبارٹریز لمیٹڈ۔
بنام۔
کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، بمبئی

3 ستمبر 2002

سید شاہ محمد قادری اور روما پال، جسٹسز۔

سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985:

باب 29-ذیلی عنوان 2913.00-بڑی مقدار میں دوا-ایکسائز ڈیوٹی پر-استثنیٰ کا نوٹیفکیشن نمبر 234/86 تاریخ 3.4.1986 بڑی مقدار میں دوا کو ایکسائز ڈیوٹی سے مستثنیٰ صنعتی عمل جس کا اثر 1.3.1986 سے ہوتا ہے-3.3.1986 پر درجہ بندی کی جمع کرنے والے تشخیصی صنعتکار کی فہرستوں میں بھی موجودہ دفعات کے مطابق 15 فیصد ڈیوٹی کے جوابدہ بڑی مقدار میں دوا کو دکھایا گیا ہے-بعد میں، ڈرگ کنٹرولر کا نوٹیفکیشن نمبر 234/86 تشخیصی فائلنگ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے بعد اور نوٹیفکیشن نمبر 234/86 کے تحت استثنیٰ کے فائدے کا دعویٰ کیا گیا۔ ریونیو اور کسٹمز کی طرف سے چھوٹ مسترد کر دی گی، (کنٹرول) اپیلٹ ٹریبونل اس بنیاد پر کہ ٹیکس تشخیص الیہ نے درجہ بندی کی فہرستیں داخل کرنے کے وقت چھوٹ کے فائدے کا دعویٰ نہیں کیا تا کہ تشخیص الیہ کلکٹر ڈرگس کنٹرولر سے سرٹیفکیٹ پیش کرنے کے لیے ایک مدت طے کر سکے کہ منشیات بڑی مقدار میں دوائیں تھیں-منعقد، صنعتکار کو چھوٹ کے نوٹیفکیشن کا فائدہ دینے سے انکار غیر منصفانہ تھا-ڈرگس کنٹرولر کا سرٹیفکیٹ داخل کرنے کے لیے "مناسب افسر" کی طرف سے کوئی وقت طے نہیں کیا گیا ہے-اور نہ ہی یہ فراہم کیا گیا ہے کہ درجہ بندی کی فہرستیں داخل کرنے کے وقت چھوٹ کے فائدے کا دعویٰ کیا جانا چاہیے-نوٹیفکیشن نمبر 234/86 صنعتکار پر واضح طور پر لاگو ہوتا ہے-صنعتکار اس سے نوٹیفکیشن کا فائدہ اٹھانے کا حقدار رہے۔درجہ بندی کی فہرستیں داخل کرنے کی تاریخ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3880/1993۔

کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلٹ ٹریبونل ٹریبونل نئی دہلی اپیل نمبر E.717/788-C کے فیصلے اور حکم سے۔

سندیپ نارائن میسرز ایس نارائن اینڈ کمپنی کے لیے، درخواست گزار کے لیے۔

جواب دہندہ کی طرف سے راجیو نندا اور بی کرشنا پرساد۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اس اپیل میں چیلنج اپیل نمبر میں کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل ٹریبونل، نئی دہلی نمبرE.717/788-C مورخہ 26اپریل1993 کے حکم کی درستگی کے لیے ہے۔

غور کے لیے جو نقطہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ درجہ بندی کی فہرستیں داخل کرنے کی تاریخ سے سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 کے شیڈول کے باب 29 کے ذیلی عنوان 2913.00 کے تحت آنے والی کافی مقدار کی دوائی کو چھوٹ دینے والے 3اپریل1986 کے نوٹیفکیشن نمبر234/86 کے فائدے کا حقدار ہے۔

اس اپیل کو جنم دینے والے حقائق کا حوالہ دینا مناسب ہوگا۔

اپیل کنندہ بڑی مقدار میں دوا بنانے والا ہوتا ہے۔اس کے ذریعے تیار کردہ ادویات کو سابقہ سنٹرل ایکسائز نرخ کے نرخ آئٹم 68 کے تحت درجہ بند کیا گیا تھا اور انہیں نوٹیفکیشن نمبر234/82 مورخہ 1.1.1982 کے تحت مستثنی قرار دیا گیا تھا۔1.3.1986 کے اثر سے، نئی درجہ بندی کو سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کے تحت نافذ کیا گیا تھا، 3 مارچ 1986 کو، ایکٹ کے تحت اپیل کنندہ نے درجہ بندی کی فہرستیں دائر کیں جن میں بڑی مقدار میں دوا کو نئے نرخ بہ عنوان 30 کے تحت درجہ بندی کیا گیا تھا، جس میں ڈیوٹی کی شرح صفر تھی۔سپرنٹنڈنٹ، سنٹرل ایکسائز نے درجہ بندی کو سرخی 2913.00 کے تحت آنے کے طور پر درست کیا اور نشاندہی کی کہ بڑی مقدار میں دوا کو مستثنی قرار دیا گیا ہے۔اس وقت، سرخی 2913.00 کے تحت قابل ادائیگی ڈیوٹی کی شرح 15 فیصد تھی اور اپیل کنندہ نے درجہ بندی کی فہرست کو دوبارہ درج کرتے وقت یہی دکھایا تھا۔تاہم، اپیل کنندہ نے بعد میں مذکورہ نوٹیفکیشن نمبر 234/86 تاریخ 3.4.1986 کے فائدے کا دعوی کیا مذکورہ نوٹیفکیشن کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے، اپیل کنندہ نے حکومت بھارت کے ڈرگس کنٹرولر کو سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی۔مذکورہ سرٹیفکیٹ 24.6.1986 پر جاری کیا گیا تھا۔اپیل کنندہ نے متعلقہ حکام کو مذکورہ سرٹیفکیٹ پیش کیا۔اس بنیاد پر کہ اپیل کنندہ چھوٹ کا اہل نہیں تھا اور 15 فیصد کی شرح سے قابل ادائیگی ڈیوٹی ادا نہیں کی گئی تھی، اسسٹنٹ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز نے 24.7.1986، 6.11.1986 اور 6.1.1987 پر تین شوکاز نوٹس جاری کیے جو بالترتیب 1.3.1986 سے 2.4.1986، 11.4.1986 سے 27.7.86 اور 28.7.1986 سے 20.11، 1986 کے ادوار سے متعلق ہیں۔نوٹیفکیشن نمبر 234، تاریخ 3.4.1986، کے تحت استثنی کے لیے اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کرنا۔اسسٹنٹ کلکٹر نے تصدیق کی کہ وہ 15 فیصد کی شرح سے ڈیوٹی ادا کرنے کا جوابدہ ہے۔اپیل پر کمشنر (اپیل) نے اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم کو برقرار رکھا۔مزید اپیل پر، 26اپریل 1993 کو، سی ای جی اے ٹی نے کمشنر (اپیل) کے حکم کی اس بنیاد پر تصدیق کی کہ اپیل کنندہ نے درجہ بندی کی فہرست داخل کرتے وقت چھوٹ کے فائدے کا دعوی نہیں کیا تھا تاکہ اسسٹنٹ کلکٹر کو حکومت ہند کے ڈرگس کنٹرولر سے سرٹیفکیٹ پیش صنعتی عمل کے لیے ایک مدت طے صنعتی عمل کے قابل بنایا جا سکے جس کے نتیجے میں کہ چھوٹ کے لیے دعوی کی گئی دوائیں نوٹیفکیشن کی وضاحت کے معنی کے اندر بلک ڈرگس تھیں۔یہ سی ای جی اے ٹی کا وہ حکم ہے جس پر اس اپیل میں حملہ کیا گیا ہے

ہم نے فریقین کے فاضل وکلاء کو سنا۔

اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ تیار کردہ بڑی مقدار میں دوائیں باب 29 کے تحت آتی ہیں اور ذیلی عنوان 2913.00 کے تحت درجہ بندی کی جا سکتی ہیں۔ یہ بھی تنازعہ میں نہیں ہے کہ ایسی اشیا کے خلاف قابل ادائیگی ایکسائز ڈیوٹی کی شرح 15 فیصد ہے۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ 3.4.1986 پر، نوٹیفکیشن نمبر 234/86 مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کیا گیا تھا جس میں باب 28 اور 29 کے تحت درجہ بند بڑی مقدار میں دوائیں کو چھوٹ دی گئی تھی۔ نوٹیفکیشن کو یہاں پڑھنا مفید ہوگا:

"سنٹرل ایکسائز قواعد، 1944 کے قاعدہ 8 کے ذیلی قاعدے (1) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، مرکزی حکومت مرکزی ایکسائز نرخ ایکٹ، 1986 (1986 کا 5) کے شیڈول کے باب 28 یا باب 29 کے تحت آنے والے بڑی مقدار میں دوائیں کو سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 کے دفعہ 3 کے تحت اس پر عائد ہونے والی ایکسائز ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیتی ہے۔

بشرطیکہ کارخانہ دار مناسب افسر کو ڈرگس کنٹرولر کی طرف سے حکومت بھارت کو ایک سند پیش کرتا ہے، اس مدت کے اندر جس کی مذکورہ افسر اجازت دے، اس اثر کے لیے کہ اس نوٹیفکیشن کے تحت چھوٹ کے لیے دعوی کی جانے والی دوائیں یا کیمیکل اس نوٹیفکیشن کی وضاحت میں دی گئی بلک دوائیوں کے معنی کے اندر بلک دوائیں ہیں، اور عام طور پر انسانوں یا جانوروں میں بیماریوں کی تشخیص، علاج، تخفیف یا روک تھام کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اور کسی بھی تشکیل میں اس طرح یا جزو کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

وضاحت-اس نوٹیفکیشن میں، "بڑی مقدار میں دوائیں" کا مطلب کوئی بھی کیمیائی یا حیاتیاتی یا درخت کی مصنوعات ہے، جو فارما کوپیئل معیارات کے مطابق ہے، جو عام طور پر انسانوں یا جانوروں میں بیماریوں کی تشخیص، علاج، تخفیف یا روک تھام کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور کسی بھی تشکیل میں اس طرح یا جزو کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(نوٹیفکیشن نمبر C.E 234/86 مورخہ 3.4.86)"

اوپر مذکور نوٹیفکیشن کے مشاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے تین اعضاء ہیں۔ پہلا اعضاء مرکزی ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 کے شیڈول کے باب 28 یا باب 29 کے تحت آنے والی بلک منشیات کو مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔ دوسرے اعضاء میں ایک فقرہ ہوتی ہے جس میں چھوٹ حاصل کرنے کی شرائط شامل ہوتی ہیں۔ چار تقاضے ہیں: (i) صنعتکار کو "مناسب افسر" کو حکومت ہند کے ڈرگ کنٹرولر کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوتا ہے؛ (ii) سرٹیفکیٹ کو اس وقت کے اندر پیش کرنا ہوتا ہے جس کی مذکورہ افسر اجازت دے؛ (iii) سرٹیفکیٹ میں یہ بیان ہونی چاہیے کہ نوٹیفکیشن کے تحت چھوٹ کے لیے دعوی کی جانے والی دوائیں یا کیمیکل نوٹیفکیشن کی وضاحت کے معنی کے اندر بڑی مقدار میں دوائیں ہیں؛ اور (iv) بڑی مقدار میں دوائیں عام طور پر انسانوں یا جانوروں میں بیماریوں کی تشخیص، علاج، تخفیف یا روک تھام کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اور کسی بھی تشکیل میں اس طرح یا جزو کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ تیسرا اعضاء اس وضاحت پر مشتمل ہوتا ہے جو بیان محاورہ 'بڑی مقدار میں دوائیں' کی وضاحت کرتا ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ "مناسب افسر" کی طرف سے صنعتکار کی طرف سے حکومت بھارت کے ڈرگ کنٹرولر کا سٹیفکیٹ پر کرنے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ نہ ہی یہ فراہم کیا گیا ہے کہ درجہ بندی کی فہرستیں داخل کرتے وقت چھوٹ کے فائدے کا دعوی کیا جائے۔ نوٹیفکیشن واضح طور پر اپیل کنندہ پر لاگو ہوتا ہے اور درحقیقت اس کے تحت فائدہ 21 نومبر 1986 سے بڑھا دیا گیا تھا- ترمیم شدہ فہرست داخل کرنے کی تاریخ- بجائے اس کے کہ 3 مارچ 1986 اور 3 اپریل 1986 جب درجہ بندی کی فہرستیں پہلی بار دائر کی گئیں۔ یہ کسی کا معاملہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ متعلقہ مدت کے دوران دوائیں تیار نہیں کر رہا تھا۔

اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے دی گئی وجہ کہ اپیل کنندہ نے خود 15 فیصد کے طور پر قابل ادائیگی ڈیوٹی کی شرح کا اشارہ کیا ہے، اسے اس کے خلاف ایک عنصر کے طور پر نہیں لیا جا سکتا کیونکہ تسلیم شدہ طور پر، ذیلی عنوانات 2913.00 کے تحت درجہ بندی کے قابل سامان کے سلسلے میں قابل ادائیگی ڈیوٹی کی شرح 15 فیصد ہے۔ یہ حقیقت کہ مذکورہ نوٹیفکیشن نے مذکورہ ذیلی عنوان کے تحت آنے والی بڑی مقدار میں دوائیں کے سلسلے میں ڈیوٹی کی ادائیگی کو مستثنی قرار دیا ہے، ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ ٹربیونل نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے بھی غلطی کی کہ اپیل کنندہ کو درجہ بندی کی فہرستیں داخل کرتے وقت نوٹیفکیشن کے فائدے کا دعوی کرنا چاہیے تھا جو نوٹیفکیشن کے تحت چھوٹ کے دعوے سے ماورا ہے۔ اس کے علاوہ، درجہ بندی کی فہرستیں اپیل کنندہ کی طرف سے 3.3.1986 اور 3.4.1986 پر دائر کی گئی تھیں جبکہ تسلیم شدہ طور پر، مذکورہ استثنی کا نوٹیفکیشن صرف 3.4.1986 پر جاری کیا گیا تھا۔ جس ضرورت پر حکام نے اصرار کیا تھا اور ٹربیونل نے اس کی تصدیق کی تھی، وہ ناممکن تھی۔

اوپر یہ نوٹ کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ تیار کردہ بڑی مقدار میں دوائیں سابقہ سنٹرل ایکسائز نرخ کے نرخ آئٹم 68 کے تحت آتی ہیں اور اپیل کنندہ نوٹیفکیشن نمبر 234/82 کے تحت چھوٹ حاصل کر رہا تھا۔ پرانے ایکٹ کا نرخ آئٹم 68، لحاظ سے، ایکٹ کے شیڈول کے ذیلی عنوان 2913.00 سے ملتا جلتا ہے۔ درجہ بندی کی فہرست داخل کرنے کی تاریخ کے مطابق، پہلے کا نوٹیفکیشن نمبر 234/82 فعال نہیں تھا۔ یہ بالکل منصفانہ تھا کہ اپیل کنندہ نے سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 کے ذریعے لائے گئے نظام میں تبدیلی کے پیش نظر چھوٹ کی نشاندہی کیے بغیر 15 فیصد کی شرح سے قابل ادائیگی ڈیوٹی کا اشارہ کیا۔

ایکٹ نمبر کے تحت نوٹیفکیشن 234/86- جو 3 اپریل 1986 کو جاری کیا گیا تھا، ذیلی عنوان 2913.00 کے تحت درجہ بند بڑی مقدار میں دوائیں کو مستثنی قرار دیتا ہے اور درجہ بندی کی فہرستیں نوٹیفکیشن جاری کرنے سے پہلے اپیل کنندہ کے ذریعے دائر کی گئی تھیں۔ مزید برآں، اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ ایکٹ 28 فروری 1986 کو نافذ ہوا، پارلیمنٹ نے سینٹرل ڈیوٹی ایکسائز (جو کہ پچھلے اثر کے ساتھ چھوٹ فراہم کرتا ہے) جو نئے محصول، نامیاتی اصلاحات اور ایکسائز ڈیوڈی کی شرحوں کی تعین کے لے فراہم کرتا ہے۔ مذکورہ ایکٹ کا دفعہ 2 کہتا ہے۔

.2 "بعض اطلاعات کے لیے پچھلے اثر کے ساتھ۔-(1) حکومت بھارت کی طرف سے وزارت خزانہ (محکمہ محصول) میں 3 مارچ 1986 کو یا اس کے بعد، لیکن 8 اگست 1986 سے پہلے جاری کیا گیا ہر نوٹیفکیشن؛ سنٹرل ایکسائز رولز 1994 کے قاعدہ 8 کے ذیلی قاعدے (1) کے ذریعے دیئے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے،-

(a) سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985، ایڈیشنل ڈیوٹیز آف ایکسائز (ٹیکسٹائل اینڈ ٹیکسٹائل آرٹیکلز)

امینڈمنٹ ایکٹ، 1985 یا ایڈیشنل ڈیوٹیز آف ایکسائز (گڈز آف اسپیشل اہمیت) امینڈمنٹ ایکٹ، 1985 کے ذریعے ایکسائز کے نرخوں میں تبدیلیوں کے باوجود کچھ اشیا کے سلسلے میں 28 فروری 1986 سے پہلے حاصل ہونے والی سطح پر ایکسائز کے محصولات کی موثر شرحوں کو برقرار رکھنا؛ یا

(b) مالیاتی بل 1986 کے ذریعے ایکسائز ڈیوٹی کی شرحوں میں تبدیلیوں کے باوجود کچھ اشیا کے سلسلے میں ایکسائز ڈیوٹی کی مؤثر شرحوں کو یکم مارچ 1986 سے پہلے حاصل ہونے والی سطح پر برقرار رکھنا۔

جہاں تک اس طرح کا نوٹیفکیشن اس طرح کے سامان سے متعلق ہے، یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا یکم مارچ 1986 کو اور اس سے ہمیشہ اثر رہا ہے۔"

توضیع خود واضح ہے۔ مذکورہ ایکٹ 9 ستمبر 1986 کو منظور کیا گیا تھا۔ مذکورہ ایکٹ کے دفعہ 2 کی دفعات کے پیش نظر، جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے، نوٹیفکیشن نمبر 234 مورخہ 3.4.1986 کا تعلق 1 مارچ 1986 سے ہوگا۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ یکم مارچ 1986 سے نوٹیفکیشن نمبر 234/86 کے فائدے کا حقدار بن گیا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہمارا خیال ہے کہ اپیل کنندہ کو نوٹیفکیشن کے فائدے سے انکار کرنا غیر منصفانہ تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ ایکٹ کے تحت کام کرنے والے حکام کو، جیسا کہ ڈیوٹی پابند ہیں، قانون کے مطابق ڈیوٹی وصول کر کے اور وصول کر کے ریونیو کے مفادات کا تحفظ کرنا چاہیے- کم بھی نہیں اور زائد بھی نہیں۔ ریونیو کے فائدے کے لیے ڈیوٹی کی مقدار کو بڑھانے کے لیے کسی ٹیکس تشخیص الیہ کو قانونی طور پر دستیاب فوائد سے محروم کرنا ان کے فرض کا حصہ نہیں ہے۔ انہیں معقول اور منصفانہ طور پر کام کرنا چاہیے۔

نتیجے میں، چیلنج کے تحت حکم کو الگ کر دیا جاتا ہے اور یہ مانا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ درجہ بندی کی جمع کرنے کی تاریخ یکم مارچ 1986 سے مذکورہ نوٹیفکیشن کے تحت چھوٹ کا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document